منہ بند کر کے صرف دل میں ہی قراءت کرنے سے نماز کا حکم

ریفرنس نمبر:sar7118 تاریخ:10-11-2020

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ نماز میں منہ بند کر کے صرف دل میں ہی قراءت کرنے سے نماز ہو جائے گی یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

یہ نہایت اہم مسئلہ ہے اور لوگوں کی بہت بڑی تعداد اس سے غافل ہے۔ حکم شرعی واضح ہے کہ قراءت نماز کا فرض ہے اور اس فرض قراءت کے لیے زبان سے حروف کی صحیح ادائیگی کے ساتھ ساتھ اتنی آواز کا ہونا ضروری ہے کہ کسی مانع (مثلاً شور و غل وغیرہ) کے بغیر پڑھنے والا خود وہ آواز سن سکے، اس سے کم آواز سے یا دل میں سوچ بچار کرنے کو قراءت نہیں کہا جائے گا۔

لہٰذا اگر کوئی زبان کی بجائے صرف دل میں ہی پڑھتا رہا، تو قراءت کا فرض چھوٹ جانے کی وجہ سے اس کی نماز نہیں ہوگی، اسی طرح اگر زبان سے تو پڑھا، مگر اتنی کم آواز سے کہ کسی مانع (مثلاً شور و غل وغیرہ) کے بغیر بھی اس کی آواز اپنے کانوں تک سنائی نہ دی، تو اصح مذہب میں اس کی بھی نماز نہیں ہوگی۔

قراءت کے بارے میں مبسوط سرخسی میں ہے: "وحد القراءۃ۔۔۔ان یصحح الحروف بلسانہ علی وجہ یسمع من نفسہ او یسمع منہ من قرب اذنہ من فیہ، فاما مادون ذلک فیکون تفکرا او مجمجۃ لا قراءۃ" ترجمہ: اور قراءت کی تعریف یہ ہے کہ زبان سے اس طرح حروف کی صحیح ادائیگی ہو کہ وہ خود سن لے یا جو اس کے منہ کے قریب کان کرے، تو وہ سن لے، بہر حال اس سے کم آواز تفکر (یعنی سوچ بچار) اور منہ میں ہی کچھ کہنا یعنی بڑبڑاہٹ تو ہوگی، مگر قراءت نہیں ہوگی۔

(المبسوط للسرخسی، کتاب الصلاۃ، کیفیۃ الدخول فی الصلاۃ، جلد1، صفحہ101، مطبوعہ کوئٹہ)

اسی بارے میں محیط برہانی اور الجوہرۃ النیرۃ میں ہے: "واللفظ للثانی "وقال الھندوانی الجھر ان یسمع غیرہ والمخافتۃ ان یسمع نفسہ وھو الصحیح، لان مجرد حرکۃ اللسان لا یسمی قراءۃ دون الصوت" ترجمہ: امام ہندوانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: جہر یہ ہے کہ اس کے علاوہ کوئی دوسرا بھی سن لے اور سِر (یعنی آہستہ پڑھنا) یہ ہے کہ خود سن

سکے اور یہی صحیح ہے، کیونکہ بغیر آواز کے صرف زبان کو حرکت دینے کا نام قراءت نہیں ہے۔

(الجوھرۃ النیرۃ، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، جلد1، صفحہ66، مطبوعہ کوئٹہ)

اگر اتنی کم آواز سے پڑھا کہ اپنے کانوں کو آواز نہ آئی، تو اصح قول میں نماز نہ ہوئی، چنانچہ در مختار میں ہے: ”(و) ادنی (الجھر اسماع غیرہ و) ادنی (المخافتۃ اسماع نفسہ) ومن بقربہ، فلو سمع رجل اورجلان فلیس بجھر، والجھران یسمع الکل "خلاصۃ" (ویجری ذلک) المذکور (فی کل ما یتعلق بنطق، کتسمیۃ علی ذبیحۃ ووجوب سجدۃ تلاوۃ وعتاق وطلاق واستثناء) وغیرھا، فلو طلق اواستثنی ولم یسمع نفسہ لم یصح فی الاصح“ ترجمہ: جہری قراءت کی کم سے کم مقدار یہ ہے کہ دوسرا سن لے اور سری قراءت کی کم سے کم مقدار یہ ہے کہ خود سن لے اور جو اس کے قریب ہے، لہذا اگر ایک یا دو افراد نے سنا، تو یہ جہر نہیں ہے، جہر یہ ہے کہ تمام افراد سنیں، خلاصہ، اور اسی پر وہ تمام احکام لاگو ہوں گے، جو بولنے سے متعلق ہیں، جیسے ذبح میں تسمیہ اور سجدہ تلاوت کا واجب ہونا، طلاق، عتاق اور استثناء اور اس کے علاوہ، لہذا اگر طلاق دی یا استثناء کیا اور خود نہ سنا، تو اصح مذہب میں استثناء درست نہ ہوا۔

(درمختار، کتاب الصلاہ، فصل فی القراءۃ، جلد2، صفحہ308تا309، مطبوعہ کوئٹہ)

قراءت کے بارے میں فتاوی رضویہ میں ہے: ”نماز میں قراءت ایسی پڑھی کہ اپنے کان تک (آواز) نہ آئے، وہ قراءت نہ ٹھہرے گی اور اصح مذہب پر نماز نہ ہو گی، بہت لوگ اس مسئلہ سے ناواقف ہیں۔“

(فتاوی رضویہ، جلد10، صفحہ785، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

اسی بارے میں بہار شریعت میں ہے: ”قراءت اس کا نام ہے کہ تمام حروف مخارج سے ادا کیے جائیں کہ ہر حرف غیر سے صحیح طور پر ممتاز ہو جائے اور آہستہ پڑھنے میں بھی اتنا ہونا ضرور ہے کہ خود سنے، اگر حروف کی تصحیح تو کی، مگر اس قدر آہستہ کہ خود نہ سنا اور کوئی مانع، مثلاً شوروغل یا ثقل سماعت بھی نہیں، تو نماز نہ ہوئی۔“

(بہار شریعت، جلد1، صفحہ511تا512، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

23ربیع الاول1442ھ/10نومبر2020

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے